سمیع الحق

عالمِ اسلام کے چند علمی حادثے

پچھلے دو ماہ میں عالمِ اسلام کو کئی ایسے مشاہیرِ علم و دین کی جدائی کا داغ سہنا پڑا جن کا علم و ادب دین اور شریعت کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام تھا۔ زوالِ علم اور اضمحلالِ دین کے اس دور میں ایسے حضرات کا دارِ فانی سے رحلت بجا طور پر رنج و غم کی بات ہے۔ حق تعالیٰ ملتِ مسلمہ کو ان نقصانات کا نعم البدل دے اور مرحومین کو درجاتِ قرب سے نوازے۔

شیخ ابوزہرۃ مصری | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۷۴ء عالمِ اسلام کے مشہور مصنف و نقاد عالم الشیخ محمد ابوزہرۃ مصر میں انتقال فرما گئے۔ موصوف کثرتِ تصانیف، تحقیق و تنقید، بحث و تحلیل وسعتِ معلومات قوتِ حافظہ بلکہ خطابت کے لحاظ سے یگانۂ روزگار علماء میں سے تھے۔ انہوں نے فقہ اصولِ فقہ، ائمہ فقہ اور دیگر آئمہ اسلام پر نہایت قیمتی تصانیف چھوڑیں جن میں سے بعض ہمارے ہاں اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ موسوعۃ الفقہ الاسلامی الاحوال الشخصیۃ، الزواج الطلاق، الحدود، القصاص، الجریمۃ و العقوبۃ فی الشریعۃ الغراء اور فرق اسلامیہ جیسی وقیع علمی اور تحقیقی بھی ان کے علمی تاثر میں شامل ہیں عالمِ عرب کا کوئی وقیع مجلّہ بہت کم ہی ان کے مقالات اور مضامین سے خالی رہا ہو گا۔ مصر کی مختلف یونیورسٹیوں کالجوں میں پڑھانے کے علاوہ وعظ و ارشاد مقالات اور الغرض ساری زندگی علم اور تصنیف و تالیف ہی انکا اوڑھنا بچھونا رہا۔ مسلکاً حنفی تھے۔ مگر بعض مسائل میں اپنی تحقیق پر اعتماد فرماتے۔ مصر جیسے روشن خیال ماحول میں وہ واحد شخص تھے جو کلاسوں میں لیکچر دیتے وقت طلبہ اور طالبات کو الگ الگ بٹھاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدماتِ علمی کو شرفِ قبول بخش کر عالمِ اسلام اس سے استفادہ کی توفیق دے اور ان کے علمی زلات سے درگذر فرمادے۔

علامہ علال الفاسی | دوسرا حادثہ بھی ایک برادر مسلم ملک مراکش میں علامہ الشیخ علال الفاسی کی وفات کی شکل میں پیش آیا۔ علامہ الفاسی نہ صرف مراکش بلکہ عالمِ اسلام کی چند ایک برگزیدہ شخصیتوں